2632
Urdu
Microfilm

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1609/1971

आह्वानांक Call No.
अवाप्ति सं० Acc. No. 2632

MGIPF—412 NAL/79

انگریزوں کی اکڑفوں نکل گئی

پرکاشک :- پنڈت بابو رام دوبیریا پوسٹ جیت پور کلاں ضلع آگرہ

سول ایجنٹ - بھارت بک ایجنسی نئی سڑک دہلی

891.43
DW 96A
(P)

بندے ماترم

ایک صاحب کہتے تھے سر پیٹ پیٹ یوں
نکل گئی مائی لارڈ ساری اکڑ فوں ہا

وہ بھی زمانہ تھا کہ جب دنیا میں دھاک تھی   شہرت ہماری دنیا میں شہرہ آفاق تھی
قسمت عروج پر تھی تقدیر پاک تھی   غرضیکہ کوئی صورت بھی نہ خطرناک تھی
دیکھا نہ ہم نے آجتک بھی نیک و بد شگون
نکل گئی ....

مانا کہ ابتدا میں ہم بالکل کنگال تھا   گھر میں نہیں ہمارے دو پیسہ کا مال تھا
اچھے برے کا بھی نہیں ہم کو خیال تھا   جو جس طرح سے مل گیا وہی حلال تھا
لیکن ہیں ویسی باتوں کا اب ذکر کیا کروں
نکل گئی ....

جب سے ہمارے انڈیا قبضہ میں آ گیا   ادبار اور افلاس تو ایکدم چلا گیا
"ناں" "باپ" "سر" حضور تک ہم کو کہا گیا   ہر انڈین پر اس قدر ہمارا رعب چھا گیا
طاقت نہ تھی کسی کی کہ چیں کرے یا چوں
نکل گئی ....

اوہو وہ دن بھی کیسے ہی عیش و نشاط کے   دن کے سامان اور تھے اور اور رات کے
جو انڈین تھے تھے وہ چاہے کسی ذات کے   ٹکڑا ہم ان کو دیتے تھے مانند خیرات کے
انکی طرف سے کچھ ہاں ہوئی نہ بول

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No. 2632
Date 25.2.72
GOVT. OF INDIA

نکل گئی ....

لیکن زمانہ آگیا اب تو کچھ اور ہی — اک دم سے بدل گیا زمانہ کا دور ہی
نہ وہ انڈین رہے نہ وہ انکے طور ہی — کرتے نہیں ہیں جبر ہم پہ جو ہمارے

ہم حکم دیں تو کہتے ہیں بکتے ہو مفت کیوں
نکل گئی

——......——...——

گاندھی نے انہیں سبق کچھ ایسا پڑھا دیا — ان کا دماغ آسمان پر چڑھا دیا
جو رعب داب تھا وہ بالکل اُٹھا دیا — چڑیوں کو ہائے باز سے اس نے لڑا دیا

جرأت یہ انکی دیکھکر میں ہاتھوں کو ملوں
نکل گئی

——...——...——....

سوچا تھا ان کا جوش یہ فرضی اُبال ہے — ہم سے مقابلہ کی بھلا کیا مجال ہے
اسوقت تک ہی انکی ذرا ٹیڑھی چال ہے — نرمی کا ذرا جب تلک ان میں خیال ہے

ایک دن یہ چھوڑ دینگے ساری ٹال وٹول
نکل گئی

——....——....——

ایسا بنایا ہم نے ایک قانون دھاردار — منہ میں زباں چھوڑی نہ زباں میں گفتار
ان کے سروں پر رکھدی اس قسم کی کٹار — جسکے اِدھر بھی دھار ہو اور اُسطرف بھی دھار

کاٹ دیگی فوراً ذرا کی انہوں نے چوں
نکل گئی

——....——...——

افسوس وہ ترکیب بھی بیکار ہی رہی — پہلے تو کم ہی کہتے تھے پھر خوب ہی کہی
جو کچھ کہ جس کے منہ میں آیا کہدیا وہی — کھو بیٹھے تھوڑی بہت بھی جو تھی رہی سہی

اس طرح سے کھول لیا بے تحاشہ منہ
نکل گئی ....

دیکھا کہ جب یہ اسطرح بیباک ہو گئے   سُن سُن کے انکی باتیں ہم ہی خاک ہو گئے
جب اسطرح پرچسپت اور چالاک ہو گئے   سوچا کہ یہ تو بہت خطرناک ہو گئے
منہ پر سنانے لگ گئے اب کس طرح کروں
نکل گئی ....

ہم نے انہیں اڑایا گولیوں کی باڑ سے   اور بھون دیا بہت سوں کو تاڑ تاڑ سے
بستی و شہر کر دئے بالکل اجاڑ سے   کھیلا شکار خوب ہی ٹٹی کی آڑ سے
ایکدم میں کر دیا ہے سیکڑوں کا خون
نکل گئی ....

پھر بھی تو ان کی ذرا بھی زبان نہیں رکی   دم خم وہی رہا ذرا گردن نہیں جھکی
یہ ہانکتے رہے وہی اپنی سی بے تکی   طاقت ہماری آخری بھی ختم ہو چکی
اس پر بھی کم ہوا نہیں ان کا ذرا جنون
نکل گئی ....

پھر مارشل لا کر دیا کر دی زبان بند   گھر بند شہر بند گلی اور مکان بند
راہ بند مارکیٹ بند اور دکان بند   اور ضروریات زندگی کے سب سامان بند
اس پر بھی ہم نے دیکھا تو حالت ہی دگرگوں
نکل گئی ....

جب بہت ہی یہ منہ ہمارے آنے لگ گئے   یہانتک کہ فوج پولیس کو بھگانے لگ گئے

لوگوں کو گھر یہ جا جا کے سمجھانے لگ گئے — ہماری ملازمت گناہ بتلانے لگ گئے

کہنے لگے کہ کرتے ان کی نوکری ہو کیوں

نکل گئی ......

پھر تو فکر ہوئی کہ کام سب بگڑ چلا — فوج اور پولیس نہ رہی ہم کیا کریں گے بھلا

یہ مانتے نہیں وبا یا بہت ہی گلا — او مائی لارڈ انڈین بہت بُری بلا

سوچا بہت کہ ان کا اب علاج کیا کروں

نکل گئی ......

آخر یہ کہنا بھی جرم دیدیا قرار — ایسا کہے جو کر لو اُسے فوراً گرفتار

جو کہنے والے تھے وہ پکڑ لئے پانچ چار — اور بھیجے جیل ہیں سوراجیہ طلبگار

ہم اس جگہ بھی فیل ہوئے اور سرنگوں

نکل گئی ......

پہلے تو ایک دو ہی کا ہم کو ہوا فکر — ہر ایک کی زبان سے سُن لو یہ اب ذکر

ہر ایک یہ پکارتا پھرتا ہے سر بہ سر — چاہے بھیک مانگ نوکری انکی مگر نہ کر

کہتے ہیں کون کون اور کس کس کا نام لوں

نکل گئی ......

ہر ایک جگہ یہ کہہ رہے چھوٹے بڑے تمام — کہ پولیس اور فوج کی ہے نوکری حرام

ہم کو حرام ہو گیا سب عیش اور آرام — کس کس کا منہ بند کروں کس کس کو دوں لگام

دن رات اُٹھتے بیٹھتے بس اس فکر میں ہوں

نکل گئی ......

سوچا پھر اور ان کو ذرا آزمائیے — اب دوسرے طریق سے آنکھیں دکھائیے
اِن کے دلوں پہ جیل کا ہی ڈر بٹھائیے — سختی سے اور جبر سے ان کو دبائیے

یوں نہیں یہ مانتے تو مان لیں گے یوں

نکل گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر جو ملا اُسے ہی گرفتار کر لیا — ان کو پکڑ پکڑ کے جیل خانہ بھر لیا
جس کو کہ چاہا اُسکو ہی لبس آ گے دھر لیا — کر دینگے قید الیسا تم نے نام گر لیا

اس سے وہ آگ بھڑکی کہ بجھا نہیں سکوں

نکل گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعوے جو ہم نے باندھے تھے وہ سب غلط ہوئے — ہندوستانی ذرا بھی نہ ٹس سے مس ہوئے
ہم تھک گئے پکڑتے یہ لیکن نہ بس ہوئے — پکڑا جو ہم نے ایک کو طیار دس ہوئے

اس آخری ہتھیار کی بھی بول گئی یوں ؛

نکل گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر بند کرنا چاہا اس ناجائز شور کو — ممنوع قرار دیدیا والنٹر کور کو ؛
خطرہ تھا اس سے سلطنت کی باگ ڈور کو — یہ بھی ضرر رساں تھے حکومت کے زور کو

گھر کا یہ اپنے انتظام کرنے لگے کیوں

نکل گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو کہیں کہیں تھے اب پھرتی ٹولیاں — اور بولتے قانون کے خلاف بولیاں
کہتے ہیں یہ بلا کر آؤ مارو گولیاں — ان گولیوں کو سمجھتے ہم پھولوں کی جھولیاں

سارا ہی ملک اٹھ کھڑا کس کس کو پکڑ لوں

نکل گئی……

دو چار دن میں سب ہمارے جیل بھر گئے　　ہم مارتے تھے ان کو مگر آپ مر گئے
قیدی ہمارے دیکھ کر ان کو بگڑ گئے　　ان سے بھی زیادہ وہ ہمارے سر پہ چڑھ گئے
ہر ایک یہی کہتا ہے میں کام کیوں کروں
نکل گئی……

ان کی نظر میں جیل تو بالکل ہی کھیل ہے　　کہتے ہیں کہ سوارا جیہ کا رستہ ہی جیل ہے
عجب ہمارے ساتھ ہوئی دھکا پیل ہے　　اس امتحان میں بھی ہوا ہم ہی فیل ہے
ساری ہماری نکل گئی ٹاں اور ٹوں
نکل گئی……

اب سوچتے ہیں کون سے چکر میں پڑ گئے　　کئے کرائے کام ہی سارے بگڑ گئے
ہم نے ہی بل بنائے اور ہم بل میں پڑ گئے　　جن کے لئے بنائے وہ الٹا اکڑ گئے
بولو بتاؤ کوئی تو اب کس طرح کروں
نکل گئی……

اب ہم ہر ایک طور سے لاچار ہو گیا　　دنیا کے سامنے بھی شرمسار ہو گیا
بیکار سب پالیسی و ہتھیار ہو گیا　　سچ پوچھو تو خفقان کا بیمار ہو گیا
منہ میں چھپکلی اسے کھاؤں یا چھوڑ دوں
نکل گئی مائی لارڈ ساری اکڑ فوں

تو خنجر ظلم کا ظالم چلا لے اور تھوڑے دن

تو خنجر ظلم کا ظالم چلا لے اور تھوڑے دن
قسم تم کو مرے سر کی کسر باقی نہ رہجاوے
کہیں کچھ بھی نہ رہ جاوے تیری تلوار سے قاتل
نہ ارماں کچھ رہیں باقی نہ حسرت دلمیں رہجاوے
لگا لے نیل کا ٹیکا یہ ہے پہچان تیری بھی
چلا اب ہند سے جلدی بھلا کب آئیگا پھر پھر
نہ ہوگا ہند میں تو ہی حکومت بھی نہ یہ ہوگی

غریبوں بے گناہوں کو ستا لے اور تھوڑے دن
نہ موقع پھر ملے ایسا جلا لے اور تھوڑے دن
ہمارا خون پانی سا بہا لے اور تھوڑے دن
ابھی شمشیر کے جوہر دکھا لے اور تھوڑے دن
ہمیں گھر میں ہمارے ہی مٹا لے اور تھوڑے دن
آخری دعوتیں اب تو اڑا لے اور تھوڑے دن
دلوگی دام چمڑے کے چلا لے اور تھوڑے دن

مہاتما گاندھی

تم ہی نے ہم کو جگایا مہاتما گاندھی
بھٹک رہا تھا اندھیرے میں سارا ہندوستان
ہمارے طوق غلامی کو توڑ کر تم نے
شراب ہی میں چلی جاتی تھی جن کی آمد
چمن ہند میں ظالم جو خزاں میں آیا

خواب غفلت سے اٹھایا مہاتما گاندھی
روشنی تم نے دکھائی مہاتما گاندھی
اب شاہ مرد بنایا مہاتما گاندھی
ان کی دولت کو بچایا مہاتما گاندھی
وا ہر بن کے ٹھایا مہاتما گاندھی

ظلم انگریز سے بچ کر سوراج پائے گا

سبق تمھیں نے سکھایا مہاتما گاندھی

یوں تو مرنے کو سبھی مرتے ہیں پر اب تم نے

راہ مرنے کی بتائی مہاتما گاندھی

غزل

ہمارا مقصد دل جیل میں حاصل بھلا ہو گا

پڑینگی ہتھکڑی بیڑی گلے میں طوق جب میرے

بٹینگے بہت سے لیڈر وہاں پر بھی میرے بھائی

مٹو گے تب مٹا دینگے ظلم کی یار ہستی کو

کئے تھے ظلم ہرناکش ہوئے پرلاد تب پیدا

ناش راون کا کرنے کو ہوئے تھے رام سنگ میں

ہاں لچھمن تھے پہلو میں یہاں شوکت علی ہر دم

ظلم کی تیغ کے نیچے دہرم کا جب گلا ہو گا

مٹے گی ظلم کی ہستی جو راز اب برملا ہو گا

ظالموں کے ظلم سہ کر جنہوں کا دل جلا ہو گا

دلو گے جیل میں وانہ بھی کچھ حوصلا ہو گا

کرشن کوئی جیل کے اندر نیا اب جہاں پلا ہو گا

ہوئے ہیں اب گاندھی جی تمہارا بھی بھلا ہو گا

وہاں انگد سے پاس تھی وہی کا یہاں بھلا ہو گا

ملے ہیں لاجپت نہرو وہ مدد سوامی کی کر لے کو

قدم رکھ خام آگے کو بھلائی میں بھلا ہو گا

غزل

پیٹتے ہو بیر ناحق اب ٹھکانہ دیکھ لو
ہو گیا آزاد بھارت یہ زمانہ دیکھ لو

اب قدم جمتے نہیں خونخواریوں کے ہند میں
ہوتی آئی ہے فجر آشیانہ دیکھ لو

لیتے ہی ظلموں سے تمنے ہم کو آزادی دی
غور سے اعمالنامہ باغیانہ دیکھ لو

ہم کھڑے ہیں سامنے شاہی پیچھے کو حرام
ہاتھ میں بندوق لے سینہ نشانہ دیکھ لو

امتحان آزاد ہونیکا تمہیں لینا ہے گر
فیر توپوں کے کرو اور بم گرانا دیکھ لو

دیکھ لو انصاف لارڈ ڈائر کا پنجاب پر
لارڈ ریڈنگ حکم نادر وحشیانہ دیکھ لو

عیش ہندوستان کے تم کو رہیں گے یاد بس
آئے گا روتا حرامی مال کھانا دیکھ لو

غزل

ہنس ہنس کے جیل جاؤ

اے ہند کے سپوتو آگے قدم بڑھاؤ
جو بستر ہوں بدبستی تن سے الگ ہٹاؤ

تیغ دلغش شلیبوں پہ آدر کی [illegible]
ان کے بنے ہوئے کو ہر شت ہر فے لگاؤ

سب منتر تل مانو جو جو کہیں مہاتما
کچھ بھی بپتی آوے پر کشن کو نہ چھوڑو

کر تیاگ جان اپنی بھاری رقم بچاؤ
پرتنترا کا پچھا اس دیش سے چھڑا دو

کچھ کال کے لئے سب آرام تیاگ کر دو
سم مان ہے اکیں ہنس ہنس کے جیل جاؤ

مبارکباد

ہمارے لیڈروں کو جیل میں جانا مبارک ہووے
ٹری ہو ہاتھ پیر ونمیں مبارک ہتھکڑی بیڑی
سمجھکر ہار پھولوں کا گلے میں طوق کو پہنیں
چٹائی جیل کی قالین ہو کمبل دوشالہ ہو
صبح کو جیل کا دلیا مثال حلوے کے معلوم ہو
لیا جس جیل میں اوتار بانکے بہاری نے

وطن کے واسطے تکلیف کا پانا مبارک ہو
شوق سے زیب تن پر جیل کا بانا مبارک ہو
راگ زنجیر کی جھنکار پر گانا مبارک ہو
کوٹھری جیل کی وہ محل شاہانہ مبارک ہو
اس موہن بھوگ روٹی دال کا کھانا مبارک ہو
کرشن کے جنم کر کا میں ہم کو بھی جانا مبارک ہو

واس لیسے پوتر استھان میں جانے کیا ڈرانا
دیش دوار کے لئے دکھ جیل سے پانا مبارک ہو

غزل

ڈراتے ہو مجھے ناداں اب کیوں جیل کے ڈر سے
نہیں کچھ ڈر رہا ہم کو رقیبوں کے خنجر سے

کمر بستہ ہوا ہوں میں وطن کے واسطے جب سے
سمجھ رکھا ہے زیادہ چین ہیں جیل ہی گھر سے

گرفتاری کا لے وارنٹ میرے پاس آؤ تو
خوشی ہوگی نہایت پیش آؤنگا میں خاطر سے

ابھی تم لے چھری ڈالو کہ سکر دیکھو میرا
رہونگا قوم کے میں ساگ میں بھیتر اور باہر سے

بھگت ہوں رام کا حب وطن بھر کیوں نہ ہے مجھکو
ملا ہے حکم مجھکو اسطرح کا اپنے فادر سے

تعلق چھوڑ دو گوروں سے اے ہندوستان والو
یہی کہتا پھرونگا میں وطن کے ہر اک برادر سے

نکرنا خرچ ہمپر ویر تاسے ویر پال اپنی
نصیحت یہی ہوگی ہند کے ہر اک دلاور سے

ہمارے امتحاں کے واسطے انگلینڈ میں بھیجو
زیادہ ظلم کر سکتا ہو ڈائر اور اوڈائر سے

جو اندر اٹھ کھڑے ہونگے نصیحت سنکے مردہ دل
مردوں میں زندگی آجائیگی دشمن کے فائر سے

مہاتما گاندھی جی

اس غریب قوم کی دولت مہاتما گاندھی
مرض غلامی کے ہے صحت مہاتما ۔ گاندھی ؛

باغ جنت کو بھی پُر لطف چمن کو اپنے
ہم کو دلانے کی اسے طاقت مہاتما گاندھی

لاکھ تکلیف اٹھا کر ہیں نہ ہٹنے والے
دریائے جوشِ کرم نے ہمت مہاتما گاندھی

حسرت کی اُلجھنوں کو دم بھر میں مٹانے والے
عقل و ہنر علم ولیاقت مہاتما گاندھی ؛؛

عشق شیدائے وطن جوشِ محبت ملکی ؛
حُبِّ قومی کی حمایت مہاتما گاندھی

گلزار تجھے اپنے دامن میں چھپا رکھیں گے
مادرِ ہند کی حشمت مہاتما گاندھی ؛

مانگئے اب خیر صاحب کوٹ کی پتلون کی

چل نہیں سکتی یہاں پر اب تمہاری دون کی۔
مانگئے اب خیر صاحب کوٹ کی پتلون کی

دیکھتے رہنا پڑے گم خواب کے بس خواب آپ
ہو میسر ایک بھی پونچھی نہ تم کو اون کی ؛
کیک بسکٹ ۔ اور ڈبل روٹی اڑائے گود کو د
نکر بچوں کو ترسے گی ایک چھٹکی چون کی ؛
پھر نہ منصوری و شملہ کی سلے آب و ہوا ؛
جنگلوں میں گرمیاں تجھ کو ستائیں جون کی
دل ہلانے والا منظر تھا وہ جلیاں باغ کا
ظالموں! تم نے بہائیں ندیاں واں خون کی
مل گئے مسلم مزے سے ۔ آریہ ہندو جین سکھ
بن گئی سیفٹ دیکھ لو گو نا گون کی ؛
مکر سے جبر سے کل لے گئے وہ مال و زر
کھتیاں خالی ہوئیں سب ہند کے قارون کی
فکر ہے تم کو ٹکوں کی نہ بچتے انصاف کو
ہے دکانداری کا ذریعہ ہر دفعہ قانون کی
بے تکلف صاف گو بے لوث کہتا خوب تو
حاسدوں کے دل پہ نشتر ماؤ دھاک ہے مضمون کی

رسیا

پیتم چلوں تمہارے سنگ ۔ جنگ میں پکڑوں کی تلوار ۔

گاڑھے کے سب بستر بناؤ۔ ساری پبلک کو پہناؤ
اور میں کروں سوت طیار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں۔
بوڑھ بچ سب کو بتلاؤ۔ گاندھی کا پیغام سناؤ
میں بھی کروں نمک طیار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں۔
جیل۔ توپ سے نہیں ڈروں گی۔ بنا کال کے نہیں مروں گی
گولی کھانے کو طیار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں
بھارت کو آزاد کروں گی۔ دشمن کو برباد کروں گی
کچھ مت سوچ کرو بھرتار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں
اہنسہ یوگ کی فوج سجاؤ۔ کانگریس کی توپ لگاؤ
دشمن بھگے سمندر پار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں
گاندھی جی بن رہے قلندر۔ شش و پنج میں پڑ گئے بندر
دیکھو کیا کرے کرتار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں
اب گاندھی نے قدم بڑھایا۔ گورنمنٹ کا دل دہلایا
دیوی ہو رہی طیار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں
آزادی کی چھڑی جنگ اب۔ بنو سروجنی ستّ وتی سب
بہنو ہو جاؤ ہشیار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنگ میں
یہ رستیا گاگا کے سناوے۔ جوش جنوں کو بھی آوے
ورما جی طیار۔ جنگ میں پکڑوں گی تلوار

منگائیے اور پڑھئے

ہماری چھپی ہوئیں		سردار جسونت کرت		پنڈت بیتاب کرت	
فیشن کا جھنڈا	۱ر	راماین	۲ر	مہابھارت ناٹک	۶ر
گاندھی کی شتین گن	۱ر	سچتر مجلد	۸ر	رامائن ناٹک	۸ر
اوم کا جھنڈا	۱ر	اصلی سانگیت مہابھارت	۲ر	کرشن سداما	۱۰ر
گاندھی کا توپ خانہ	۱ر	مجلد معہ تصویر	۸ر	پتنی پرتاپ	۶ر
آزادی کا جھنڈا	۱ر	سانگیت حقیقت رائے	۸ر	شکنتلا کی شرارت	۵ر
لاہور کانگریس کا اعلان	۱ر	ہریشچندر	۱۰ر	امرت بجلی	[illegible]
جھانسی کی رانی	۱ر	پرتھوی راج	۶ر	مہارانا پرتاپ	۸ر
نقلی پستول مکمل	۲ر	شاہی لکڑہارا	۸ر	پدمنی	۱۲ر
پشپ پریم انجلی	۲ر	امر سنگھ راٹھور	۱۲ر	زخمی ہندو	۸ر
شانتی دیوی کا سندیش	۲ر	ویر درگاداس	۱۲ر	مہرشی اپنیاس	۸ر
گاڑھے خاں کا دکھڑا	۱ر	پشپانجلی نئی	۱۰ر	اشا سندری ناٹک	۸ر
ململ جان	۱ر	منوہر پشپانجلی	۱۲ر	دروپدی سویمبر	۱۰ر
داڑھی چوٹی کا مباحثہ	۱ر	تبلیغی ڈراما	۲ر	آورش مرتیو	۱۲ر

ان کے علاوہ ہمارے یہاں ہر قسم کی کتابیں لاہور۔ متھرا۔ بنارس وغیرہ کی اپنیاس۔ غزلیں۔ ناٹک۔ اور دھارمک۔ ہندی۔ اردو دونوں قسم کی ملتی ہیں ایک روپیہ سے کم کی کتابوں کے لئے ٹکٹ بھیجیں ۱۲ صفحہ کے ٹریکٹ بیوپاریوں کو دو روپیہ سیکڑہ روانہ کئے جاتے ہیں۔

پتہ

بھارت بک ایجنسی نئی سڑک دہلی